جلد ۱۴ نمبر ۶

مضامین غیور

۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۹ء

دو کلمہ داستان افغانستان صاحبقران زمان حضرت غازی امان اللہ خاں کا قلعہ قندھار میں محصور ہونا اور نقاب بار بادلہ پوش کا غیبت امیر با توقیر میں ظاہر ہو کر فتحی معرکہ کرنا۔ اور کو لد فرزندان ارجمند یگانہ امیر ملکہ گیتی ستان ثریا خانم کے بطن سے ورود فرمانا پر قرار کرنا بچہ سقا کا

تو ایں داستان با دل گوش کن
غم دین و دنیا فراموش کن

مادی رنگین بیان اس داستان دل ستان کی اصلاح آمیز گوش ساعین با تمکین کرتا ہے کہ جب امیر دین امیر شاہ کشور گیر ... تہذیب جدید ... دو ... فرید نقاب کشائے عروس کردہ ... صاحبقران زمان حضرت غازی امان اللہ خاں تخت ... ہر سہ جانب قندھار ... [illegible]

... [illegible]

پنہاں شدہ ... گردش جہان
که ... کوہ قاف

اے ... دولت و اقبال ... کہ ... زمانہ ... تہذیب ... صلاحات ... آگاہ ... امان اللہ خاں ... حرم شاہی میں ... تھے ... [illegible]

... ...
... ...

... نقارہ ... مبارک باد ... شاعر ... انتظار ... نام ... یوں ... ہے

جس آہ بر خیز ... عیش آزادی ... گرفت
آہ چوں ہنگام ... کشید گفت ہاتف بچہ آمد تخت رفت

... سقا بچہ ... نے ... شہنشاہی ... دشمنوں سے ساز

کیا تھا۔ مادی ... حال ... کہ ... آید ... کہ ... ایک شخص نقاب پوش ... کہ ... ہر وقت ... حمایت ... آسمان سے نازل ہوا ... نقاب ... سیاہ ... اور اسکی ... قندھار ... امان ... نقاب پوش ... نام ... ہے ... بچہ سقا کے نام کا دشمن ہے ... کیا چاہتے ہو ... کی کھال سے ... مردان کو شید ... ماجائے زناں ... باقی داستان فردا شب ما۔

افسوس ... حسرت کے ... اس خوش ... کابل ... کہاں کے ... اللہ ... جاسوس کے ... ہے ... کیا ہوگا ... امید ... کی کمی نہیں ... خواب نہ دیکھیے۔ نیاز مند ایڈیٹر

اطلاع

مسئلہ افغانستان ... ایک مضمون ... حضرت ... چھاپ ... ساقی ... نصیبن کی تحریر ... کوشش کی جاتی ہے کہ سب کی ... کس ... نصیب، سقا زادہ ... آمین۔ "ایڈیٹر"

پردہ اور قرآن

بوالنصیبن بنام ڈاکٹر ... سلیمان

سنو ڈاکٹر صاحب میاں چغتائی کی کتاب "پردہ اور قرآن" ... تمہارے ... پڑھے ... لکھے ... علم ... عقل ... جاہل ... پردے کی ... عقل کی طرف ... میاں چغتائی ... انصاف کی امید ... چغتائی صاحب ... جواب ... تمہارا نام ...

منہ سے ابھی تک دودھ کی بو آتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب تم خوب جانتے ہو کہ کوئی فعل شریعت کی رو سے نہ اچھا ہے نہ برا۔ ہر کام میں نیت دیکھی جاتی ہے اگر نیت اچھی ہے اور جبر پر آمادہ نہیں ہے تو خواہ برا فعل بھی کوئی کرے اسکی برائی کم ہو جاتی ہے۔ ایک ہوتا ہے شرم کے اور جان بوجھ کے قتل کرنا ایک ہے بغیر نیت کے قتل کرنا۔ جان بوجھ کے قتل کرنے کی بھی دو قسمیں ہیں بری نیت سے مار ڈالنا اور قصاص کے طور پر قتل کرنا۔ بغیر ارادے اور نیت کے قتل کرنا بھی دو قسموں کا ہے ایک کو شبیہ عمد کہتے ہیں دوسرے کو قتل خطا کہتے ہیں۔ جان بوجھ کے برے ارادے سے قتل ظلم ہے۔ حاکم کا قصاص کے طور پر قتل کا حکم دینا انصاف ہے فعل ایک ہی ہے مگر ایک پہلو سے برا اور دوسرے پہلو سے ضروری ہے۔

یہی حال دوسرے امور کا بھی ہے۔ ایک عقلمند مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہر فعل کے تمام پہلوؤں پر غور کرے اور نیت ٹھیک رکھ کے اسے اختیار کرے۔

شرع عورت سے بھی اس لہجے میں بات چیت کرتی ہے جس لہجہ میں مرد سے۔ شخص اپنی نگاہ چشم پوشی سے کام لیا کرے یہ حکم عورتوں کو بھی ہے مردوں کو بھی یہ حکم اسوقت جاری ہوتا ہے جب غیر مرد اور عورت ایک جگہ جمع ہوں ہر مقام پر یہ حکم بھی جاری نہیں ہوتا۔ اگر ایک عورت چور ہے کسی کی انگوٹھی کو اپنے بالوں میں چھپا لے تو انگوٹھی کا مالک محض اس حکم کی پابندی نہیں کر سکتا۔ وہ چاہے تو جبراً چہرے کا نقاب اٹھا لے سکتا ہے غیر عورت کے ٹٹول کر ہاتھ بھی لگا سکتا ہے اور چہرے کی دیکھ

مگر وہ نہیں کر سکتا ہو کہ کیا میرے دانتوں سے انگلیاں نہ چبا لے یہ پھر انگوٹھی پہننے کا آلہ بھی نہ رہے۔ غرض کرو کہ ایک ایسا ہی واقعہ ہوا مفتی صاحب دل نے مسئلہ پوچھا اس نے اجازت دی۔ کتابوں میں یہ تحریر لکھا ہوا ہے۔ یہی فتوے میاں چغتائی نکلے میں دیکھا اور اچھل پڑے کہ وہ اماں پردہ کیسا تو ان دو ہاتھ سے بھری محفل میں غیر عورت کے سینے پر چوٹ



سقاشاہی: حکم بادشاہ کا ....

سوویٹ: ابے جا لبس اسی لفظ سے تو ہمیں نفرت ہے

جائز ہے خدا کی امان خود غرض ملاؤں پر جو خواہ مخواہ عورتوں کو پردے میں بیٹھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ابھی تو تم عورتوں کی چھاتی پر سوار ہو۔ فرض کرو کہ کسی عورت کے گال میں سانپ نے کاٹ کھایا کوئی دوا موجود نہیں عورت بیچاری جاں بلب ہے مرنے ہی والی ہے۔ ایک طبیب آیا اور اس نے کہا کہ دوا موجود نہیں لیکن زہر خفیف ہے جو خود جذب ہو سکتا ہے

اگر اجازت دو تو میں زہر اپنے ہونٹوں سے چوس لوں۔ مفتی نے کہا ہاں شوق سے۔ طبیب نے اس گلابی گلابی خوبصورت گالوں پر ہونٹ لگا کے دو دو گھونٹ زہر چوس لیا۔ یہ واقعہ بھی قیاس کی کتاب میں کہیں ہوا چغتائی صاحب نے دیکھا اور اسی کو نشانہ بنا کے کہ سلف صالح میں یہ آزادی تھی خدا سمجھے ان بے گنے خشک ملاؤں سے جو عورت کی جنبش تک پر بھوں چڑھاتے ہیں۔

یا فرض کرو کہ ایک دیہاتی عورت سفر کر رہی تھی راستے میں درد لگے کوئی دائی جنائی نہ تھی جو مدد کرتی۔ بچہ صاحب الٹے پیٹ میں ہو رہے بیچاری کی جان پر بن گئی۔ مری جاتی تھی۔ فتوے کام نہ آئے۔ مجبور ہو کے حکیم صاحب بلائے گئے۔ مفتی نے فتوے دیا کہ ایسی عورت وقت میں حکیم صاحب دیکھیں۔ حکیم صاحب آئے اور انھوں نے مشکل آسان کی اب کوئی چغتائی کا شاگرد یہ تماشا دیکھ کے دلیلیں بگھارے کہ غیر عورت کا ستر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے ایک دفعہ دیکھا ویسے دس دفعہ دیکھا اسلام اسکی عام اجازت دیتا ہے بی بی ہو تم اب سے بچی بچہ اگر ڈاکٹروں کی نام رائے آجکل یہی ہے کہ

کی آبرو عصمت کے لیے مضر ہے۔ وہ آگے نہ دیکھے لا ابالی ہو گئیں البتہ۔ پھر تاریخ کی کتابوں سے چن چنا نفس پرست عورتوں اور مردوں کی مدد کی کہانیاں ایسی ہی لکھی ہوئی ہیں دلیل لائیں کہ اسلام میں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ تو چغتائی صاحب ایکبار اس قسم کی دلیلیں قبول کرنے کے قابل ہو گئی ہیں۔

بیچ صاحب! اسلامی شریعت کا دعویٰ ہے کہ

ہیں آسان ہوں کسی پیا سکی حالت سے زیادہ بے چین نہ تھی۔ اس روایت کا شرت [illegible] موجود ہے۔ بعض جلیل القدر صحابیوں کو بے دریں [illegible] لگا کہ رسول اللہ کی بیبیوں [illegible] کی وعدہ آیت سے انکار کرنے پر مجبور کیا انھوں نے جان بچانے کے لیے جو کچھ بیوی [illegible] نے کھلا یا کہہ دیا۔ پھر رسول اللہ کے پاس روتے ہوئے آئے اور ماجرا بیان کیا تو آیت اتری کہ جب دل ایمان کی جانب مطمئن ہے تو زبان سے جبراً ایسے [illegible] کہنے میں کوئی نقصان نہیں۔

پھر میں کہا کہ [illegible] ہم کب تک سنو گے [illegible] مولویوں کی زبان سے ایک جملہ سنا ہے [illegible] الضرورات تبیح المحظورات [illegible] ضرورت آن پڑے تو حرام بات کی منا ہی [illegible] کی گئی ہے وہ مباح ہو جاتی ہے۔ یہاں ضرورت سے مراد یہ ہے کہ امکان ممنوعات کے ترک کرنے [illegible] ہو۔ ایک ہی بات کسی طرح پر منع ہے کسی میں [illegible] پر مباح ہے۔ تم قانونی آدمی ہو تمہارے واسطے [illegible] یہی قانون ہے یہی وہ ایک فطری قانون ہے جس میں [illegible] موجود ہیں۔ [illegible] اور پردہ کو مقدمہ لکھنے کے وقت نہیں [illegible] کی نیت اس تعجب کے [illegible] کی رفتی ضرورت [illegible] بھیت کا رجحان [illegible] کی بد [illegible] مجالس نے نقیبوں کے بارے میں کی ہے [illegible] ضرور تھا مسٹر چغتائی کا [illegible] ہے کہ پردہ اسلام میں تھا ہی نہیں۔ اسلام پردے کا مخالف ہے۔ پردہ جاہلیت کی یادگار ہے۔ رسول اللہ نے پردہ کا حکم نہیں دیا۔ پردے کے خلاف اسلام کا طرز عمل موجود ہے۔ یہ بحث اس وقت چھیڑی گئی جب [illegible] ترکی [illegible] طرح نقاب [illegible] کے سمندر میں ڈبو دی۔ مسٹر چغتائی ترکیا کے اس فعل کو جائز ثابت کرنے کے در پے ہیں اور اُس کبری الحاد کی طرح جس نے کہا تھا کہ میرا مذہب چاہے مٹ جائے مگر دنیا کبری ہو جائے خوا [illegible] میں کہ عالم بھر کی مسلمان عورتیں بے پردہ ہو جائیں تم لکھتے ہو۔ اس میں چون وچرا کی گنجائش نہیں کہ اسلام نے پہلے کے متعلق [illegible] کا عورتیں

[illegible] کا حسن عام نگاہ سے محفوظ رکھیں۔ مگر وقت اُنہیں محاسن کو عام نگاہوں تک پہنچا دیا جاتا ہے وہم کے مضامین اور [illegible] زیب و زینت [illegible] نام نہ سنے روانہ کی ہیں تم کہتے ہو کہ ہاتھ اور چہرہ عورت کھول سکتی ہے وہ بھی ضرورت ہو تو ہاتھ اور چہرہ کھولا جاتا ہے اور یہی منشا وہ تم کی عبارت کا ہے جسے تم نے نقل کیا ہے۔ مگر [illegible] اسکا خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ ان چیزوں کا بند رکھنا ممنوع ہے۔ فقیہوں اور مولویوں نے زبردستی عورتوں کے منھ پر [illegible] تم نے وہ ایت عبارت نقل کرنے کے بعد بھی [illegible] کے علم پر کوئی غور نہیں کیا۔ آخر یہ راہ چلتے جو مردوں اور عورتوں کو غض بصر کا علم دیا گیا یا غض بصر کس چیز سے متعلق ہے۔ کپڑوں سے متعلق ہے۔ زیور سے متعلق ہے۔ یا چہرے کے محاسن سے؟ میری جان ڈاکٹر صاحب کپڑے دیکھنے سے کوئی مفسدہ پیدا نہیں ہو سکتا زیور دیکھنے سے دل پر بجلی نہیں گر سکتی خدا خوب جانتا ہے کہ عورت کے چہرے میں مرد کے لیے تو مرد کے چہرے میں عورت کے لیے کشش [illegible] چیزیں دل لبھانے والی مسطور رکھی گئی ہیں۔ وہ خالق ہے وہ دلوں اور نگاہوں کے بھید سے واقف ہے۔ اصل چیز جس کا بچانا مقصود ہے وہ تو مرد اور عورت کی دونوں کے درمیان ڈھکی دھکائی رہتی ہے۔ ان پردہ نشین چیزوں کی پیٹر دانی کا حق چہرہ ہی ادا کرتا ہے۔ مجھے شرم آتی ہے مردوں کے سامنے کیا بیان کروں مگر خیر شرع میں شرم کا ہے کی ایک ہی جگہ ہے شکنا یا

[illegible] اس [illegible] ہے کہ رو کنے کے لیے سب اہتمام شروع کیا ہے۔ ایک فقیہ [illegible] ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ شرعی اور مباح ضرورت کے علاوہ عورت اپنا چہرہ کھولے [illegible] اس پر نگاہ ہیں [illegible] کے دیکھے۔ شرعی اور مباح ضرورت کی قید اگر غض بصر کے حکم سے نکال دو تو ساری آیت اپنے الفاظ [illegible] سے [illegible] نہیں ہے [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] کی حیات کی [illegible]

[illegible] جمیت [illegible]

روئیت شہد میں زہر میں [illegible] ہیں سانپ ہیں کالے ہیں موتی چور ہیں چلاتے ہیں مارتے ہیں متوالا جاتے ہیں ایک ہی وار میں سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔ [illegible] جو [illegible] اور وں کو [illegible] بھی ہیں۔ زرا آنکھوں کے [illegible] دیکھو جو شاعروں نے رکھے ہیں ہیں انھیں آنکھوں کی قسم کھا کے کہتی ہوں کہ [illegible] ہیں وہ سب [illegible] کے اعتبار سے [illegible] خنجر [illegible] ہو [illegible] جادو [illegible] آفت۔ غزال کو [illegible] ساحر، قاتل، بیمار، گردش [illegible] کا پیمانہ کہ سب ہی [illegible] وہ ابھی [illegible] دفتر کا دیکھ [illegible] بھی ختم نہیں ہوا۔ کہا یہ [illegible] نہیں گیا گنجائش باقی ہے۔ مرتبہ [illegible] بھی ہو [illegible] سیدھی سیدھی نظروں [illegible] سے بھی [illegible] کا سلسلہ بند ہو تو پھر گھر کی چار دیواری ہیں۔ بند کرکے رکھا اور کوئی چارہ نہیں [illegible] کے خدا نے عورتوں کو [illegible] انھیں نے

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ اپنی حسب منشا پانچ سوال نفع نقصان تنگ دستی اولاد نوکری تبدیلی عورت محبت وغیرہ کے متعلق لکھ کر روانہ کریں ہم ان کا جواب بذریعہ رمل نجوم مع ٹھیک [illegible] کے ساتھ ایک روپیہ چار آنے کے وی پی سے روانہ کرتے ہیں آپ کا خادم بھی واپس ہوگا لفافہ پر بند کرنے کا وقت اور [illegible] لکھو ہر مشکل میں مدد حاصل کرو

پروفیسر آزاد [illegible] الاسٹرالوجر [illegible] فیروز پور شہر

جرمنی کی نو ایجاد

ہسپتال پرنٹر مشین

گھر بیٹھے ہزاروں کی تعداد میں [illegible] چھاپ [illegible] اس پرنٹر مشین [illegible] ہندی [illegible] انگریزی [illegible] رنگوں میں [illegible] کی تعداد میں [illegible] مشینوں سے [illegible] [illegible] سوداگروں [illegible] ڈاکٹروں [illegible] [illegible] ضرورت [illegible] بہت [illegible] ہے مع کمل سامان کے صرف [illegible] روپیہ [illegible] کر دی [illegible]

سول ایجنسی وزیر ایجنسی کمپنی [illegible] اللہ آباد [illegible]

[illegible]

اسی کی روک تھام کیلئے مسودہ بھیجا ہے اور مسٹر چغتائی (جنہیں سیکالوجی میں کوئی سلیقہ نہیں) اسی روک تھام کے دشمن ہیں۔

کوئی پوچھے کہ بھروروں کے منہ پر نقاب اور آنکھوں پر اندھیری کیوں نہ ڈالی تو اسکا جواب یہ ہے کہ مرد کام کاج کرنے عورتوں کا بوجھ اٹھانے جہاد کرنے اور مشقت اٹھانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں خدا نے انھیں عورتوں سے زیادہ طاقت دی ہے انکی یہ طاقت قدرتی ہے انھیں پیٹ نہیں رہتا جو چلنے پھرنے سے معذور ہو جائیں انھیں طاقت رہنے کے بعد خدا نے [illegible] بڑھادی ہیں وہ نہ منہ پر اندھیری ڈال کے پھر سکتے ہیں نہ اس حالت میں اپنی ذمہ داریوں کا بار سنبھال سکتے ہیں۔ انھیں باہر نکلنے کی ضرورت ہے۔ عورت ذات گھر میں بیٹھ کے بسر کر سکتی ہے خصوصاً بیاہی اور شوہر والی عورت۔ جو بیوہ بیاہ کرنا پسند نہیں کرتی یا جو عمر بھر کنواری رہنا چاہتی ہے اور معاش کا وسیلہ نہیں رکھتی اسکے لیے کچھ زیادہ آزادی ہے اس وجہ سے کہ [illegible] ختم کرلی ہے گمان ہوتے ہیں انھیں کوئی کمانے کھلانے والا نہیں تو وہ ضرورت کے وقت قدم باہر نکال سکتی اور اپنا گھر بلا [illegible] کما سکتی ہیں۔ اس کسوٹی پر اگر تم پردے کا حکم آزما کے دیکھو تو الا ما ظہر منھا کی تفسیر کسی مفسر کی توجیہ کی محتاج نہیں رہتی۔ جتنے مختلف قول ہیں وہ سب اپنے اپنے محل پر صحیح ہیں۔ اور پردے کے متعلق یہ آیت ایک معجزہ نظر آتی ہے قربان جاؤں اس زبان کے جس نے یہ حکمت بھرا حکم ہم تک پہنچایا اور ہماری آبرو پرست طبیعت بدنظر حرامکاروں کی بدولت خاک نہ پڑنے دی۔ ورنہ میاں بچ صاحب دنیا میں حرامیوں کی تعداد حلالیوں سے ہزار گنی زیادہ ہوتی (یورپ کا حال دیکھو)

حیا کا قول نقل کرنے کے بعد تم نے ہندوستانی تہذیب اور شدت کا ذکر کیا ہے اور خاتمہ پر لکھتے ہو کہ وہ سخت زمانہ اب بہت عرصہ ہوا کہ گزر چکا اور بیسویں صدی میں ہم اس زمانے میں رہتے ہیں کہ نسبتاً بہت امن چین ہے۔ زمانہ ماضی کے تمدنی حالات گزر گئے اور معدوم ہو گئے اور تبدیل حالات سے نئی صورت حال پیدا ہوگئی پس ہمارا اپنا فرض ہے کہ حالات کا از سر نو جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ہمارے [illegible] پرانی بندش [illegible] کسقدر مطلب [illegible] حق بجانب ہے۔

بچ صاحب بس یہیں سے مجھے اختلاف ہے سخت زمانہ اب ہے جبکہ سول میرج کا قانون چل رہا ہے بھاگنے اور بھاگانے کے مواقع [illegible] سے زیادہ پیدا ہوگئے ہیں۔ آزادی کا یہ حال ہے کہ پچاس فیصدی پڑھے لکھے مادر پدر آزاد شرع کی الجھن سے بیزار نظر آتے ہیں۔ عاشقی اور معشوقی کا سبق مدرسے میں بچے خود بخود پڑھ لیتے ہیں۔ چھپانے کے ناول گلی گلی بکتے ہیں۔ اگلے زمانے میں بچا ہوا تھا جس کسی کے پاس [illegible] ہوتی وہ نایاب چیز سمجھ کے کلیجے سے لگا رکھتا اور [illegible] ہو جانے کے خوف سے کسی کو نہ دکھاتا۔ شرم ہر عورت مرد پر فرض تھی۔ قانون چھپانے پر سزا نہیں دیتا۔ اور دل راضی تو کیا کرے گا قاضی پر عمل ہے۔ عورت شوہر کے گھر رہنے پر مجبور نہیں کی جا سکتی۔ اگلا زمانہ سخت نہ تھا۔ بے شرمی اور کھل کھیلنے کے اتنے اسباب موجود نہ تھے۔ امن چین کو پردے سے کیا علاقہ؟ پردہ تو جوانی و دیوانی کے نشے میں پاؤں پھیلانے اور گناہ سے بچنے کا ذریعہ ہے کیا تمہاری رائے میں اب جوانی کا زور گھٹ گیا؟ گوشت کا وہ بے چین حصہ جو عالم بھر کی جان پر ایک مصیبت ہے ڈھیلیں پڑ گئیں [illegible] تم یہ سمجھتے ہو کہ انگریزی زمانے میں سب قسم کے ہتھیار لوگوں سے چھین لیے گئے اب کشت و خون زیادہ نہیں ہوتا اسی کا نام امن چین ہے میاں بچ صاحب امن چین یہ نہیں ہے۔ خدا کے لیے جیل خانوں کی آبادی پر تفصیلی نظر ڈالو پھر تھانے میں جاؤ [illegible] کی خفیہ اور علانیہ رپورٹ کا معائنہ کرو۔ اللہ کے واسطے ایک ہی شہر میں [illegible] کر کے دیکھ لیجئے [illegible] اور مجرموں کا تانتا کسی طرح ختم نہیں ہوتا ہر حاکم اپنی مصروفیت کا رونا روتا ہے۔ کیا یہ تبدیل نہیں کوئی عمدہ حالت ہے؟ کیا یہی نئی صورت حال بے پردگی کی مقتضی ہے؟ [illegible] کی صورتیں ہیں [illegible] میں خانہ [illegible] کسی [illegible] آوارگی کا [illegible] عشق [illegible] صاحب عیب

اسقدر عام ہوگیا ہے کہ مساوات سی ہوگئی ہے پھر تو [illegible] پر پیار کشش ہے اور کوئی ذرہ نہیں جھجکتا ہاں جبکہ اس دلیل سے تو یہ مان لیں گی کہ [illegible] وزن نہیں [illegible] اکثر بچے ماں بہنوں پر گراں نہیں گزرتی۔ اس کے معنی یہ امن چین۔ [illegible] دیکھنے سے پتا لگتا ہے کہ [illegible] ایک ایسی نعمت ہے جسے [illegible] کو [illegible] دکھایا کیا معنی کہ ناول نویسوں نے [illegible] کے فضائل اور عمدہ نتیجے دکھائے بیکاری کا دل خوش کرنے والا [illegible] طبیعتوں کو پسند ہو گیا [illegible] وعظ کی گھڑی کمزوری وعظ ہے۔

ناول نویس تو درکنار، اچھی ممتاز [illegible] کی [illegible] اور ہمارا [illegible] کا حال جن اخباری کالموں نے لکھنے [illegible] کیا ہے وہ کم سن [illegible] معصوم بچیوں کو [illegible] کم نہیں ہیں۔ ان [illegible] اور اخباری کالموں میں [illegible] واقعے چھپتے ہیں اب انکی خبریں [illegible] اس کے معنی جب امن چین [illegible] مزا یہ ہے کہ انکی امن چین کے زمانے میں [illegible] ہندوستانی [illegible] کی [illegible] میں برابر فریاد کرتا ہے کہ عورتوں کے ساتھ [illegible] کیا گیا جبراً آبرو برباد کی گئی [illegible] مظلوم گروہ کے حامی آبرو کے عوض [illegible] کی فکر [illegible] کرتے ہیں [illegible] مذہبی [illegible] مذہب [illegible] سچ ہے یہی امن چین ہے [illegible] کہ امن چین کا قانون ایسی باتوں میں [illegible] امن چین ہوا [illegible] جب تک غیرت دنیا کا مادہ عورت مرد میں [illegible] رہے گا اس وقت تک پرانے دستور میں [illegible] فرق بھی برے نتیجے پیدا کرے گا۔ بچ صاحب میں یہ مانتی ہوں کہ عیب عام ہو جانے [illegible] ہو جاتا ہے لیکن شرع کی پاسداری [illegible] اور بھاری نہیں [illegible] قیامت تک [illegible] سزا پانے [illegible] خدا کے [illegible] تم نے نظر کی تھی [illegible] غیرت اور حیا کی جنس بازار [illegible] انھیں [illegible] کی



بدفعِ روس تدبیرے ضرور است
پئے خر پروری شیرے ضرور است

بیچو بیچو برخوردار - پروان چڑھ کے لات مارنا

تسلیم اسے باقی رہنے دیگی یا نہیں۔ عموماً لڑکیوں کو کیسے پڑھائے جاتے ہیں کس قسم کی کتابیں مقبول ہوتی ہیں؟ کس قسم کی معلومات زیادہ ملتی ہیں کس قسم کے رسالے شائع ہو جانوں کا بھی خوش کرتے ہیں۔ کس قسم کی شاعری پسند کی جاتی ہے۔ خالی خولی تو ہے جو ہر لڑکیاں لڑکیاں بنیاد اپنے آشناؤں کے ساتھ چوری چھپے کر آتی ہیں ملاقات دوسری کے ساتھ پردہ پیچھے دکھائی دیتے ہیں اور اُنہیں کو خدا کی لازمی بحث کرتے ہیں پھر میاں شیخ صاحب غیرت مگر اور لوگوں نے بھرتی کمائی تمام زندگی کیا سنگ وہ لے گی؟ شرع کہتی ہے کسی کی عیب جوئی نہ کرو ولا تجسسوا اسکی وجہ یہ ہے کہ عیب جستجو رکھنا جاتا ہے اسی قدر شک ہوتا ہے لہذا اگر بری بات کرو بھی تو چوری سے کرو (اذا بلیتم فاستتروا) ورنہ دہری سزا ملے گی ایک تو گناہ کی دوسرے گناہ کے اعلان کی جرم کی سزا جسمانی اپنا اپنا دان اور کفارے کی صورت میں رہ جاتی ہے اور اعلان گناہ کی سزاؤں کو ایسے شخص کی گواہی قبول نہیں اسکی غیبت جائز ہے۔ وہ لوگ ایسے مسلمان ہو کر رہتے ہیں۔ وہ خود ہو جاتا ہے شرع شریف کہ اس میں دس دانشمند غیرت دار جوں اب تم خیال کرو اقتصادی ضرورت سے شوہر وہ جو تم جیسا بھی لوند ہی بہن ہی گوارا کرو اور نہیں کر لو عورت یا گھر کی گھری ہوا لیجیے سے درست ہے مگر غریب کا خاندان کسی قدر بھی صورت ہے کوئی بھائی کا بیٹا حرام زادہ اسکے پیچھے لگا ہے نکالنے سے ... بڑے بڑے درویش گناہگار ہو چکے ہیں یہ بیچاری کس شمار قطار میں ہے۔ آزادی اور زمن جیتے قانون قاعدے جنکا ذکر راویہ ہوا ہے لگت ہیں کسی کو روک نہیں سکتے بنا شریعت کہ قانون پر عمل آ جائیگا یا نہیں؟ قانون بنا دینا مشکل نہیں پابندی مشکل ہے۔ اسلام نے جو قانون بنایا ہے کیا وہ یہی تھا کہ پابندی کرنا چھوڑ دی۔ قصہ دہ خود ہی کا قانون پابندی کے لیے نہیں بنا وہ ملک پر حکومت نہیں کرتا اسکی مخالفت کرکے انسان کبھی پشیمان نہیں ہوتا سو نمبر صرف اقتصادی سے میں نے کام لیا ہے۔ ۳۰ نمبر میں ان دلیلوں کو دیکھنا جن کے بھروسہ پر تم نے مقدمہ تیار کیا ہے اور جنتا کا عام کو بہلایا ہے۔

بی صاحب صحت کی خرابی اور اقتصادی ضرورت صرف ایک بہانہ ہے یورپی طرز کی آزادی اختیار کرنے کا جب کوئی اختیار کر ہی نہیں سکتا جب تک حیا کا خون نہ ہو جائے کیسی صحت کی خرابی؟ میں خط لکھ رہی گھر سے قدم باہر نہیں نکالا نہ باغوں کی سیر کی نہ مجبوروں کے ساتھ ورزش کیا۔ پھر بھی تندرستی کا عمدہ ہوں۔ میری نانی اور دادی بھی اچھی اور بہتر برس کی عمر میں بھی خاصی تندرستی سے گزاری تھیں وہ کبھی بیکار نہیں رہیں جب تک خاوند زندہ رہا اسکی کمائی سے اسی جیسی کی زندگی بسر کی جب بیوہ ہوئیں تو گھر ہی میں بیٹھے بیٹھے حلال کی روزی کمائی بچے پالے زندہ پالا اور عزت میں فرق نہ آنے دیا۔

جہاں تک میرے اس اقتصادی ترقی پر جو شرم اور غیرت کے بارے میں میرا خیال ہے (باقی آئندہ)

راقمہ

بنا ضیبن

مولانا شیخ کی نوٹ بک

"چت بھی میری پٹ بھی میری"

مثل تو یہ ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور مگر حال کے تجربہ سے پتا چلا ہے کہ اونٹ کے منہ سے ببول کی شاخ چھیننا بھی ویسا ہی دشوار ہے کیا معنی کہ مرزا محمد جعفر صاحب نے شیعہ کالج سے اپنا عطیہ شرط عطا کی مخالفت واضح ہو جانے پر واپس لینا چاہا تھا مگر دل سکا شیعہ کالج پر سردی حاوی ہیں اور جب وہ شیعہ کانفرنس پر حملہ کرتے ہیں تو بنا یہ دعویٰ پر قرار دیتے ہیں کہ شیعہ کانفرنس کی رفتار غیر شرعی ہے استغفر اللہ میں اور ایک خلاف شریعت مجلس کی شرکت اب یہ ہے کہ مرزا محمد جعفر صاحب نے اپنا عطیہ واپس مانگا تو کالج صاحب نے اسکو قرین انصاف نہیں کے عذر کیا کہ تو خلیج از میعاد ہے وہ اسلام میعاد کا مجمل شریعت بھی پالتی ہے یا نہیں؟ اور ہم قانون دو قانون شرعی) اوقات کے بعد جب سرکاری قانونی شرعی اجازت نہیں دی گئی۔ اور اسی طرح کے دوسرے عذرات جن کا شرعی اعتبار سے دونوں کی سالگرہ کی تاریخ

سامنے سے پیش کیے گئے۔ ان میں سے بعض تو صاحب نے ان لیے اور بعض مسترد کر دیے۔ ... بیرا کا فی ظرافت موجود ہے ایک جگہ شیخ ... قبل از وقت ہے وہ انتظار کیوں نہیں کرتا کہ ... اپنی تمام قوتیں اور تدبیریں کالج کو لکھنؤ یونیورسٹی یا دوسری یونیورسٹی سے تسلیم کروانے پر صرف کرے دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ یونیورسٹی کو ... ایکٹ ۱۹۲۰ء میں نافذ ہوا اگر مرزا محمد جعفر نے ... قوت ہی میں کیوں نہ کیا اب تو گورنمنٹ سے ... کالج کے لیے زمین بھی مل گئی یعنی دعویٰ چھ سال کے اندر ہونا چاہیے تھا۔

اب ان دونوں جملوں کو ملائیے تو حاصل نہایت مضحک ہے یعنی مدعی کو اپنے دعوے کے بارے میں انتظار کرنا چاہیے کہ وہ میعاد سماعت سے زائد ہو جائے حالانکہ وہ سے چھ برس میعاد کے سماعت کیے گئے ہیں۔ وہ بھی قانونی منطق کا مقابلہ اسلامی منطق نہیں کر سکتی۔ شیعہ کالج کے مولوی بھی شرعی مسائل میں غالباً اس قانونی منطق پر زیادہ اعتماد کرینگے۔

ہم کو دل لگی سے غرض ہے کہیں سہی
مبارک ہو کسی نہ کسی طرح فتح و ظفر سے ہمکنار ہو گئے مقلدوں میں کون ایسا دماغ والا ہے جو ان مولویوں سے پوچھے کہ تم نے فعل حرام و غیر شرعی ایسا کیا کا ترجیح کیونکر گوارا کر لیا۔ نہ مقلدوں کو اس سے غرض ہے کہ آئے مجتہد صاحب صحیح الاعمال اور قابل اعتبار ہیں یا نہیں ایسی تقلید ہے جس میں ایمان وہ ہے مطلق مجتہد کے صحت عمل کی فکر ہے نہ شریعت کے عام قوانین کی غلام۔

ایک تھے شتر سوار ان کا اونٹ بدمست ہو گیا وہ ٹھاٹھ کے جو کھیت کی طرف بھاگا تو ببول جھاڑ میں نکیل سوار کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اب سوار صاحب اتر کر ہیں نہ اونٹ کو روک سکتے ہیں مگر جان اور بھی تکمیل کا سامان ہیں راہ میں ایک دوست نے حسب معمول پوچھا۔ کدھر کا قصد ہے؟ سوار صاحب بولے جدھر اونٹ لے جائے اب یہ مسئلہ تو طے کر لیجئے شتر شیعہ کالج کے اختیار میں شریعت کی نکیل ہے

باشریف کے ہاتھ میں اونٹ کی نکیل - اور آواہ اس
منظوری رنشاں کی تقلید عقلمندوں پر فرض ہو گیا ہے ؟

بعد بار گراں در ضعف پیری رشتہ وا دیا
خود بار سیاہ و طفلی در شتر سوار میا

عروس نو

کہتے ہیں کہ آج فروری کی رنڈیوں نے بھی کمر باندھ لی پکڑ لیا اور رنگا کی باندھ کے میدان رزم میں کود ہی تو پڑیں - ہم نے ابھی اس کا نمونہ نہیں دیکھا معلوم نہیں اسکی شکل اب بھی ہے یا نو رسی - مخروط ہے یا مستطیل - مضامین کی ترتیب کیا ہے - کیسی ہے - غرض غایت مطلب غمزہ فروشی ہے یا کچھ اور - کوئی نمبر بھجوا دے تو دیکھ کر کچھ حال کھلے - ابھی تو نام ہی میں کلام ہے - کیا معنی کہ عروسی کی رسم تو بن بیاہیوں کے واسطے مخصوص ہے رنڈیوں میں مستی ہوتی ہے سر ڈھکائی کا رواج ہے تیل پانی سے ہر وقت آراستہ رہنا اور دنیا بھر کی دولھن بننا ہرگز نو عروسی نہیں ہے ابھی کوئی اچھا سا ہوا نام کیوں نہ رکھا مثلاً -

چونگا - یعنی فرمائش ایسی ہو عاشق مسکین پیر گراں گذرے - یہ تماشبین کی مالی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے اور جب رنڈی آخری وقت کا سہارا کسی کو بنا لیتی ہے تو لگن کا چونگا آخری چونگا ہوتا ہے - اس اخبار کی بجائے کا چونگا معمولی قیمت سالانہ سے شروع ہو کر جان و رگ پیچھا نہ چھوڑے تو کیا معنی کہ رنڈی اگر اخبار کی قیمت اپنی گرہ سے دے تو وہ رنڈی نہیں - وقت نکل گیا کر قیمت بھیجو ورنہ بی بی تم تو اپنے اخبار ہی کو بھول گئیں تمہیں میری جان کی قسم دیکھو وار شامت رائے نواب رشن شاہزادہ کمبخت کو نہ خریدار بناؤ - لالہ جیسے نہیں ہیں جو تمہارے کہنے پر دس پانچ روپیہ کا منہ دیکھیں - نواب رشن صاحب اور شاہزادہ مرزا قوم بخت تو دیکھو دوں کے رئیس ہیں جہاں گھر اسکا کے تمہاری درگاہ پر چڑھا دیا وہاں اخبار کی قیمت کیا بڑی رقم ہے جو منہ چڑا دینگے - پھر گھر چلا تو پھر کہیں کی ہے دنیا مہذب چونگا ان تماشبینوں سے بھی ہو کر ہو سکتا ہے - علم اور ترقی علم و ادب ء تماشبینی کو [illegible]

خیال کرتے ہیں بس تماشے ہو چکا بی صاحب کے اختر میں ہے سال بھر میں ایک نہیں دلائے بھر کے رش تماشبین آئے گردش قسمیں وصال ہو گئیں -

موسم نوجوانی - مولش آوارگی - عروس بے داماد - حاصل کی لنگی - سبزہ راہ - بہتا دریا - بچے ہی ندیم ہنگامی - ترازو ہے اور - رشیت ہر پہلو - خرچی کا گھاتا - مدرسہ گلگشت - بد عمل کا ٹھکانہ - فرش محفل - بول دان یہ تو ہوئے چند مرکب اردو اور فارسی نام اگر چاہیں کہ عربیت سے بھی رشتہ جوڑیں تو حسبہ مستراح الفیاء - فاحشات معدن الاخلاق لکھ سکتی ہیں -

تجربہ نمبر وار اسی طرح کے دوسرے نام ہم پہلے ہی تجویز کر چکے ہیں -

تماشاہی

الف لیلہ میں ابوالحسن تاجر بچہ کی حکایت لکھی ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے ایک دن کے لیے اسے بادشاہ بنا دیا تھا - غریب آداب شاہی سے ناواقف وہ کیا جانے کہ بیت الخلا جانے کے بعد زریں ظروف کا استعمال ہوتی ہے - خادمہ نے بادشاہ کے سامنے لب فرش نرم نرم جھل جھلاتی زرق برق جوتی کا جوڑا رکھا بادشاہ سلامت نے اٹھا کے کانوں میں لٹکا لیا - نادرشاہ پہلے پہل ہاتھی پر چڑھا تو اسے بے لگام دیکھ کے گھبرا گیا - شامت زدہ ابوالحسن تماشا شاہ کا گھر جب لگا تو ایک چاندی کا ظرف حضرت عالمگیر نے دیکھا حضرت سمجھے میں دو آئل سے خوشبو کے جھبکے نکل رہے تھے سمجھے کوئی باجا ہے بجانے کی کوشش کی تماشا شاہ کی خوش فہمی پوچھا گیا ہے کہا بول دان - اس میں پیشاب کرتے ہیں گھر دستہ کا اتفاق ابھی تک نہیں ہے سنا - سید عبداللہ وزیر محمد شاہ کے چند بھائی دلی آئے اور شاہی دربار میں وزیر کے جانے کے پیچھے انہیں طلائی قالین پسند آیا یہیں کوئی تعجب نہیں اگر یہاں عشتا کمائی در ہتک پچا چوں میں لیتے اور سکے ہم اچھے سے ڈر گئے - ہاں شیخ نے کی عادت خوابگاہ کے واسطے پسند فرمائی - کہ ترجمہ الاوائل ملا و آخر -

میاں عشتا کس میں ہیں اختر حیات ہے خانی کل ہی نباہ نہ فرمائیں یہ عبادت منزل در آرام گاہ عیش آرام عاشق کر گیا کام ہے -

منبت الارباب الحیم اہجهم
دلفاش المسکین ما یجمع

دو گھڑیوں سے کہ وہ تمہیں آرام کی گھڑیاں مبارک - بیچارا عاشق کی قسمت میں تو گھڑیاں ہی چپتا لکھا ہے میاں عشتا دم آرام البستر نرم پر سو کے دیکھو ابھی تمہیں پاٹ پڑے ہیں سمجھنے کی حقیقت عاشق کر کے اتنے ہی نفع میں رہو گے - کوئی دار ینگ و لازم خالی نہیں یہ تو بیکار کر دینے کے آلات ہیں کیسی یہ آرام گاہ اور حرماں کی قبر ہیں یا طلسم ہیں ہنس کے ہی رہنا مناسب ہے - آگے تم جانو اور تمہارا کام -

المفصلات

یہ کیا غضب ہے کابل سے [illegible] کے خطے سے [illegible] ایک [illegible] بھیجا [illegible] [illegible] ان کے [illegible] مبارک وہ [illegible] سلامت - اخباری کاغذوں کی بے سروپا خبر [illegible] جاری ہیں یہ سرحد [illegible] اور [illegible] اپنے لوگوں کا فدی کے لیے - مگر [illegible] انہیں [illegible] جانے کا خوف [illegible] نہیں مرد ماں [illegible] تو [illegible] بے وضو [illegible] اب اگلی خبروں کے بے بنیاد ہونے کا [illegible] ہے - یہ بھی بے بنیاد وہ بھی بے بنیاد - [illegible] میں [illegible] کار نہیں کیا - ابھی [illegible] [illegible] نام اللہ خاں کا طرفدار [illegible] ہی [illegible] ہے -

شرطیہ علاج! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!!

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ڈھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی ڈھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔　　المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔